روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | سوموار ۱۲؍ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۲۱؍اخاء ۱۳۷۰ہش، ۲۱؍اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۶

شکر گزار انسان حد سے نہیں گزرتا

"شکر گذار انسان ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ کوئی ایسا شخص جو احسان مند ہو اور اُس کے اندر احسان مندی کا جذبہ پایا جاتا ہو اور اُس کے دل میں کسی محسن کے احسانات کا احساس رہے وہ شخص اس طرح حد سے نہیں گزر سکتا کہ محسن کے خلاف کوئی کارروائی کرے ... وہ شخص جو احسانات کے نتیجے میں زیربار ہو جاتا ہے اُس کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ اپنے محسن کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو کسی نیکی کو کبھی اس لئے نہیں کرنا چاہیئے کہ اس نیکی کے کرنے پر ثواب یا اجر ملے گا، کیونکہ اگر محض اس خیال سے نیکی کی جاوے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر) نہیں ہو سکتی بلکہ اس ثواب کی خاطر ہو گی اور اس سے اندیشہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی وقت اسے چھوڑ بیٹھے۔ مثلاً اگر کوئی شخص ہر روز ہم سے ملنے کو آوے اور ہم اُس کو ایک روپیہ دے دیا کریں، تو وہ بجائے خود یہی سمجھے گا کہ میرا جانا صرف روپے کے لئے ہے۔ جس دن سے روپیہ نہ ملے اسی دن سے آنا چھوڑ دے گا۔ غرض یہ ایک قسم کا باریک شرک ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اُس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۶۱)

"ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے، مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی اُن کے لئے دُعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدِّنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دُعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں، تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۶۲)

باریک نظروں سے نیتوں کا حساب لیتے رہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"روزمرہ کی زندگی میں اگر آپ غور کی نظر سے اپنے فیصلوں کو دیکھیں تو ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔ بعض لوگ جب دو راہوں پر کھڑے ہوتے ہیں تو بڑا مشکل وقت ہوتا ہے صحیح فیصلہ کرنے کا اور وہ ان دوراہوں پر بسا اوقات دُنیا کی طرف جھکنے والے فیصلے کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو جب دوراہوں پر کھڑے ہوتے ہیں تو خواہ کیسا ہی کڑوا فیصلہ ہو وہ ہمیشہ دین کی طرف مائل ہونے والا فیصلہ کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن گواہی دیتا ہے کہ وہ نجات یافتہ ہیں کیونکہ وہ دینِ قیمہ پر قائم ہیں۔ پس دینِ قیمہ کی تعریف میں حنیف کا داخل ہونا ضروری تھا ورنہ کیا پتہ کہ کسی کا دین خالص ہے کہ نہیں ہے۔ پس (دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے) کا تعلق نیت سے ہے اور انسان کے اندرونی رجحان سے ہے، وہ اگر سچا اور خالص ہوگا تو اس کے نتیجے میں لازماً وہ شخص حنیف بنے گا یعنی عملی دنیا میں وہ ہمیشہ خدا کی طرف گرنے والا اور خدا کی طرف جھکنے والا بن جائے گا۔ ورنہ اس کا یہ دعویٰ کہ میں دین خدا کے لئے خالص کر چکا ہوں۔ یہ دعویٰ درست نہیں ہے۔ پس ایک پہلو سے مخلصین کہہ کر اندرونی کیفیت کا بیان فرما دیا گیا۔ دوسرے پہلو سے اس اندرونی کیفیت کی پہچان کی کسوٹی ہمیں عطا کر دی گئی ہزاروں دعویدار ہوں گے جو کہیں گے ہم دین کو اللہ کے لئے مخلص کرنے والے ہیں۔ تم ان کو پہچان سکتے ہو۔ یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ کہنے کی بھی ضرورت نہیں کہ تم سچ بول رہے ہو۔ روزمرہ کی زندگی میں ان کے اعمال خود بتلاتے چلے جائیں گے کہ وہ اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں یا جھوٹے ہیں کیونکہ حنفاء ہونے کا فیصلہ ایک ایسا فیصلہ ہوگا جو دکھائی دینے والا ہوگا جہاں بھی دوراہے آئیں گے جھوٹ اور سچ کے درمیان تمیز کرنی ہوگی۔ جھوٹ کی پناہ لینی ہے کہ سچ کی پناہ لینی ہے۔ ایسے موقعوں کے اوپر ان کا فیصلہ خود بتا دے گا کہ وہ (دین کو اللہ کے لئے خالص کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکنے والے) تھے یا نہیں تھے۔

پس جماعت احمدیہ کو اس باریک نظر سے اپنی نیتوں کا حساب اپنے آپ سے لیتے رہنا چاہیئے اور روزمرہ کی زندگی میں یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ جب بھی فیصلے کرتے ہیں تو "حنیف" کے فیصلے کرتے ہیں یا "حنیف" کے فیصلے کرتے ہیں۔ ان کی کونسی شخصیت ابھرتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰؍اگست ۱۹۹۰ء)

بچوں کو باجماعت نماز کا عادی بنائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱ اخاء ۱۳۷۰ ہش ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء

قرآنِ کریم سے محبّت

قرآن مجید کے احکام پر عمل ہماری زندگی کا لائحہ عمل اور ہمارا مطمح نظر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں اور اپنے دل میں یقین رکھتے ہیں کہ صرف قرآن کریم ہی کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان اس دنیا میں بھی سرخرو ہو سکتا ہے اور دوسری دنیا میں بھی۔ اس سے سرمو انحراف انسان کو غلط راہ پر ڈال دیتا ہے اور اس کی ترقی اور کامیابی کے امکانات کو کم کر دیتا ہے۔

لیکن قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس سے محبّت کریں۔ جتنی زیادہ اس سے محبت ہو گی اتنا ہی ہم اس کا مطالعہ کریں گے اور اتنا ہی زیادہ اس پر عمل کرنے کی طرف دل مائل ہو گا۔ اس کی خوبی ہم پر کھلے گی اور اس کا حسن ہم پر ظاہر ہو گا۔ اور یہ خوبی اور حسن ہی ایسی باتیں ہیں جو ہمارے دل میں یہ یقین پیدا کرتی ہیں کہ اس پر عمل راہِ نجات ہے۔

قرآن مجید کے مطالعہ کے سلسلہ میں ایک بات یاد رکھنے والی ہے اور وہ یہ کہ اسے مختلف زاویوں سے دیکھا جائے۔ اسے زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی کر کے اس کا مطالعہ کیا جائے۔ اسے پڑھتے ہوئے یہ معلوم کرنے کی صدقِ دل سے کوشش کی جائے کہ کوئی بات زندگی کے کس پہلو سے تعلق رکھتی ہے اور کس طرح ہماری زندگی کو سیدھا رستہ دکھانے اور اسے سنوارنے میں ہماری ممد و معاون ہوتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ـ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ـ فرماتے ہیں کہ اسے ایک خوشنما باغ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جس میں خوشبو بھی ہے اور درختوں کو تروتازہ کرنے والی بوٹیوں اور روشوں اور مصفّا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں سے بھی مالا مال ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے ارشادات ہماری زندگی کے ہر پہلو سے تعلق رکھنے پر اور ہر طرح ہمارے لئے راحت کا باعث ہیں۔ ان کی قدر صرف اسی طرح پہچانی جا سکتی ہے کہ اس کتابِ مقدس سے محبت پیدا کی جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ اس پر عمل۔ عمل کی مزید بختگی کا باعث بنتا ہے اور اس طرح اِس دنیا اور اُس دنیا کو بہتر بناتا ہے۔

گھپ اندھیرا ہے گناہوں کا نگر
ہے غلط کاری کی یہ ٹیڑھی ڈگر
آسمانوں سے طلب کر روشنی
راست رَو بننے کی خواہش ہے اگر

ابوالاقبال

یہ ثبوتِ بے نیازی تجھے کیوں ہوا گوارا
کہ فلک سے توڑ پھینکا مری زندگی کا تارا

ترے فیض کی بدولت ہوئے شادکام لاکھوں
کبھی اے بہارِ ہستی، کوئی اس طرف اشارا

تجھے ناپسند ہے تو میری آرزو بدل دے
ابھی ہے اسی روش پر میرے آنسوؤں کا دھارا

نہ فلک سے کچھ شکایت نہ گِلہ تری جفا سے
مجھے خواہشوں نے لُوٹا مجھے زندگی نے مارا

نہ ملا کوئی ٹھکانا میری بے قراریوں کو
کہیں رو کے رات کاٹی، کہیں رو کے دن گزارا

بڑے دکھ بھرے ہیں جاناں میری زندگی کے لمحے
کبھی ہو سکے تو سُنتا مری داستاں خدارا

نہ بدل سکی اگرچہ تری خوئے لن ترانی
مرے آنسوؤں نے پھر بھی تجھے بارہا پکارا

مری نیستی کا عالم تیرے کُن کا منتظر ہے
مرے مہرباں دکھا دے فیکون کا نظارا

مصلح الدین احمد راجیکی

حقیقی عظمت کا باعث ـ تقویٰ

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"یہ جو مختلف ذاتیں ہیں۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیئے۔ جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا۔ وہ مقامِ اعلیٰ کو پہنچے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے۔ جب پہلی قوموں پر ہلاکت آگئی تو کیا وہ لوگ ایمان لائے تھے۔ اب ان لوگوں کا بھی عذاب قریب ہے۔ پھر یہ کس طرح ایمان لائیں گے۔

قرآن کریم نے ایک دوسرے مقام پر اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ صرف یونس علیہ السلام کی قوم ایسی تھی جو عذاب کے آثار دیکھنے کے بعد ایمان لے آئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی برکات سے نوازا۔ اس کے علاوہ کوئی اور قوم ایسی نہیں گذری۔ جس نے عذاب کے آثار دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ہو اور وقت کے نبی پر ایمان لے آئی ہو۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے یونس علیہ السلام کی قوم کے سوا کیوں کوئی اور قوم ایسی نہ ہوئی جو ایمان لاتی تو اس کا ایمان لانا اسے نفع دیتا۔ صرف یونس علیہ السلام کی قوم ایسی تھی کہ جب وہ ایمان لائی تو ہم نے دنیا میں اس سے رسوا کن عذاب دور کر دیا۔ اور ان لوگوں کو ایک لمبے عرصے تک فائدہ پہنچایا۔ قرآن کریم کے

یہ الفاظ صاف بتلاتے ہیں کہ ان میں صرف ماضی کے ایک واقعہ کا ہی ذکر نہیں کیا گیا بلکہ اس خواہش کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ کیوں یونس علیہ السلام کی قوم کی طرح اور اقوام بھی نہ ہوئیں جو ایمان لا کر نجات حاصل کرتیں۔ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کا دروازہ بنی نوع انسان کے لئے ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس طرح یونس علیہ السلام کی قوم ایمان لائی اور اللہ تعالیٰ نے اسے عذاب سے نجات دی۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم بھی عذاب کے آنے کے بعد آپ پر ایمان لائی اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی برکات سے بہرہ ور فرمایا۔ صلح حدیبیہ کے بعد جب مکہ والوں کو انتہائی ذلت کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور خالدؓ اور عمر بن العاصؓ جیسے لوگ جنہوں نے بعد میں ساری دنیا کو اسلام کیلئے فتح کیا، اسلام لے آئے اور جب مسلمانوں کا جرار لشکر مکہ میں داخل ہوا اور مکہ کی حکومت تہ و بالا کر دی گئی تو ہندہ جیسی دشمنِ اسلام عورت بھی ایمان لے آئی۔ اور ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھی ایمان لے آیا۔ یونس علیہ السلام کے بعد صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک ذات ہے۔ جن کی قوم پر عذاب آیا مگر پھر بھی وہ ایمان لے آئی۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دم قدم کی برکت تھی۔ ورنہ نہ یہ بات مسیح علیہ السلام کو نصیب ہوئی نہ کسی اور نبی کو۔ صرف یونس علیہ السلام کو پہلے نبیوں میں سے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری نبیوں میں سے یہ بات نصیب ہوئی۔

یہ جو فرمایا کہ جب پہلے ایمان نہیں لائے کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ وہ تو لے آئے تھے۔ بلکہ اس میں ان کے اپنے خیالات کا رد ہے اور یہ بتایا ہے کہ عقلی قاعدہ کے مطابق تو وہ ایمان نہیں لا سکتے تھے۔ اتنے شدید ظلموں کے بعد اگر ایک قوم مغلوب ہوتی ہے۔ تو اس کو ایمان نصیب نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے مرد قتل کر دیئے جاتے ہیں جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنے دشمن کنعانیوں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیا گیا۔ (استثناء باب ۲۰ آیت ۱۴) یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات ستودہ صفات تھی کہ موسیٰؑ اور پہلے نبیوں کے طریق کے خلاف ظالم اہلِ مکہ کو جب انہوں نے فتح کر لیا تو یہ اعلان کر دیا کہ آج تم پر کسی قسم کی گرفت نہیں تم سب کو معاف کیا جاتا ہے حتی کہ جب عکرمہ بن ابوجہل اپنی بیوی کے اصرار پر حبشہ کی طرف بھاگتے ہوئے لوٹ کر واپس آیا تو اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا۔ یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میری بیوی کہتی ہے آپؐ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ اور میں مکہ میں رہ سکتا ہوں کیا یہ ٹھیک ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے عکرمہ نے کہا یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)! آپکا شکریہ مگر میں اپنا مذہب بدلنے کے لئے تیار نہیں۔ کیا اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے بھی میں آپؐ کی مملکت میں رہ سکتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں جب یہ سنا تو بے اختیار کہہ اٹھا کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ ایک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں۔ عکرمہ حقیقت سے ناواقف تھا۔ اس نے یہ سمجھا کہ اللہ کے رسول ہونے کی وجہ سے آپ نے مجھے معاف کیا ہے حالانکہ موسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے رسول تھے۔ اور انہوں نے اپنی مد مقابل قوم کو فتح کر کے سب زن و مرد کو قتل کر دیا تھا عکرمہ کو تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ اللہ ایک ہے اور اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا نام ہی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نہیں بلکہ تو وہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے جسکی سب نبیوں نے خبر دی۔ اور جس کے رحم کے سب انبیاء گن گاتے رہے ہیں۔

تلقینِ عمل

اسی قسم کا امریکہ کا ایک واقعہ ہے۔ ایک شخص کو جو ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ نہایت خطرہ کے وقت پہرہ پر مقرر کیا گیا۔ جس دوسرے سپاہی نے اس کا پہرہ بدلوانا تھا۔ وہ نہ آیا اور زیادہ دیر ہو گئی۔ وہ چونکہ پہرہ دیتا تھک گیا تھا۔ اس لئے اس نے جب ایک جگہ ٹیک لگائی تو سو گیا اسی حالت میں افسر آگیا۔ اسے گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ ججوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ یہ سپاہی تھکا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی آنکھ لگ گئی۔ اور پہرہ بدلانے والے نے غلطی کی مگر ایسی حالت میں اگر دشمن آجاتا اور اس کو غافل پاتا تو ہزاروں جانیں ضائع ہو جاتیں اس لئے باوجود اس کے کہ وہ اپنی ماں کا اکلوتا بیٹا تھا۔ اس کو گولی سے مار ڈالا گیا۔ اب اس واقعہ کو اگر کوئی پیش نہ کرے اور کہے اس پر بڑا ظلم ہوا۔ سونا بھی کوئی جرم ہے۔ خصوصاً جبکہ کوئی شخص تھکا ہوا ہو۔ تو یہ اس کی غلطی ہو گی۔ ہمیشہ سوال کی نوعیت کو دیکھنا چاہیئے۔ بعض سوال اخلاقی ہوتے ہیں۔ جن کی نوعیت کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ حالات اور واقعات بدلتے رہتے ہیں اور بعض سوال مادی ہوتے ہیں۔ جن کی نوعیت کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ ان کی صحت دیکھی جاتی ہے۔ جتنے اخلاقی امور ہوں ان کو انسان چھپا سکتا ہے۔ اور ان کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔ لیکن بعض مادی ظاہری احکام ہوتے ہیں۔ ان کو چھپانے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی مثلاً سر کے بال ہیں کہ ہر ایک کی نظر ان پر پڑ سکتی ہے۔ بلکہ سر کے بال کو تو ٹوپی وغیرہ کے نیچے چھپایا بھی جا سکتا ہے لیکن ٹھوڑی منڈی ہوئی ہو تو کوئی نہیں چھپا سکتا۔ مجھے افسوس ہے کہ بعض بڑے آدمی بھی داڑھی منڈواتے ہیں۔ بڑے آدمی سے میری مراد بڑی عمر کے آدمی ہیں۔ اگر انہیں کوئی منع کریں تو کہہ دیتے ہیں کہ داڑھی رکھنا دینِ حق کے اصول میں سے ہے؟ حالانکہ اگر وہ گھر میں بیوی سے کہیں کہ چاول پکانا یا فلاں قسم کا لباس پہننا اور پھر وہ نہ پہنے یا نہ پکائے اور کہہ دے کہ یہ کوئی دینِ حق کے اصول میں سے ہے تو اس جواب کو وہ کبھی پسند نہ کریں گے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جس صورت میں ان کی بیوی کا جب یہ جواب ان کو دے لیے وہ سننا پسند نہیں کرتے تو جب اپنے اوپر بات آتی ہے۔ پھر وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ کیا یہ کوئی دینِ حق کے اصول کی بات ہے۔ پس ایک تو میں اپنے طالبعلموں سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ ان ظاہری احکام (—) کی پوری پوری پابندی کریں۔ جن کو ہر ایک شخص دیکھ سکتا اور رائے لگا سکتا ہے۔ کہ وہ شعار (—) کہ وہ دینِ حق کے شعار کی حرمت کرتے ہیں یا پابندی دوسری بات جو اخلاق کی درستی کے لئے ضروری ہے اور جسے دینِ حق نے اصولاً منع کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ کسی نقصان رساں چیز کی عادت نہ ڈالنی چاہیئے۔ دیکھو شراب سے (دینی قانون) نے منع کر دیا ہے کیونکہ اس کی ایسی عادت پڑ جاتی ہے جو چھوٹ نہیں سکتی اور انسان کئی قسم کے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اس قسم کی عادت انسان کی آزادی کو کھو دیتی ہے۔ اور دوسرے کا غلام بنا دیتی ہے۔ حقہ نوشی یا سگرٹ نوشی یہ دونوں باتیں بھی ایسی ہی ہیں جن کی عادت سے بڑی بڑی بد اخلاقیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ ایک احمدی یہاں آئے۔ انہیں ایسا واقعہ پیش آیا جس سے متاثر ہو کر کہنے لگے اب میں کبھی حقہ نہیں پیوں گا۔ اس کی وجہ سے آج مجھے بہت ذلت اٹھانی پڑی۔ ان ایام میں یہاں عام طور پر حقہ نہیں ملتا تھا۔ اب تو میں دیکھتا ہوں بازاروں بلکہ گلیوں سے بھی ہمارے گھر تک حقے کی بو آتی ہے۔ ان کو حقہ کی عادت تھی۔ وہ تلاش کرتے کرتے مرزا امام دین کے حلقے میں چلے گئے۔ وہ ہمارے رشتہ دار تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چچازاد بھائی تھے۔ لیکن سلسلہ کے سخت مخالف۔ حقہ کی خاطر جب وہ احمدی وہاں جا بیٹھے تو مرزا امام دین نے حضرت صاحب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اگر مغربی اور مشرقی افریقہ میں آزادی کی شمع روشن کرنے والوں کے چند ایک نام گنوانے ہوں تو مغربی افریقہ میں کوامے انکروما اور ڈاکٹر نیمڈی ازکوے اور مشرقی افریقہ میں جولیس نائریرے کے نام لئے جاسکتے ہیں اگر کسی حد تک وسطی افریقہ کا ذکر کیا جائے تو کینتھ کاؤنڈا۔ مجھے ان سب سے کسی نہ کسی موقعہ پہ ملنے کا اتفاق ہوا۔ جولیس نائریرے نائیجیریا آئے اور اسی طرح کینتھ کاؤنڈا بھی تو ان سے ملاقاتیں رہیں۔ نائریرے سے ان کے ہوٹل میں جاکر ملا اور کینتھ کاؤنڈا کی ایک پریس کانفرنس میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر مشرقی افریقہ کے نوجوان سیاستدان ٹام بوریا بھی موجود تھے۔ جو مغربی افریقہ سے واپسی پہ تھوڑی ہی دیر بعد قتل کر دیے گئے۔ نیمڈی ازکوے تو نائیجیریا ہی کے تھے۔ اس لئے ان سے کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ ان کی پریس کانفرنسوں میں بھی شرکت کی۔ اور کوامے انکروما سے جن کا تعلق غانا سے تھا۔ غانا میں بھی ملاقات ہوئی اور نائیجیریا میں بھی۔ نائیجیریا میں انہیں وزیر اعظم صاحب نے مدعو کیا ہوا تھا اور اس دعوت میں خاکسار بھی شریک تھا۔ چنانچہ وہاں مختصر سی ملاقات رہی۔ غانا میں یوں ملاقات ہوئی کہ ابھی پوری طرح آزادی تو نہیں ملی تھی۔ لیکن سیلف رول مل چکا تھا اور اس سیلف رول کے دوران ڈاکٹر کوامے انکروما پہ یہ الزام لگا کہ انہوں نے ایک کارپوریشن کی خاصی بڑی رقم خورد برد کر لی ہے اور اسے اپنی پارٹی کے لئے استعمال کیا ہے۔ میں نے نائیجیریا سے ڈاکٹر کوامے انکروما کو تار دیا کہ میں ایک اخبار کا مدیر ہوں اور اس سلسلے میں ان سے انٹرویو کرنے کا خواہش مند ہوں۔ یہ تار دے کر میں غانا چلا گیا۔ جب میں ڈاکٹر کوامے انکروما کے دفتر پہنچا تو وہ اپنے دفتر سے نکل کر کہیں جا رہے تھے میں نے اپنا تعارف کروایا اور ان سے کہا کہ میں تو انٹرویو لینے آیا ہوں۔ ڈاکٹر موصوف کہنے لگے کہ میں اس وقت بہت مصروف ہوں۔ ایک میٹنگ میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ اس لئے اس وقت انٹرویو دینا مشکل ہے میں نے گزارش کی کہ میں غانا کے کسی شہر سے نہیں آیا۔ نائیجیریا سے آیا ہوں اور نائیجیریا سے آپ کو تار دیا تھا اور میں نہ صرف ایک اخبار کا مدیر ہوں بلکہ نائیجیریا کے احمدیہ مشن کا انچارج بھی ہوں۔ زیادہ دیر وہاں سے غیر حاضر نہیں رہ سکتا، میں ایسا نہیں کر سکتا کہ کسی اور وقت آپ سے انٹرویو لیا جائے۔ آپ مہربانی فرما کر ابھی کچھ دیر کے لئے دفتر میں واپس چلئے اور مجھے انٹرویو دیجئے۔ ڈاکٹر کوامے انکروما جو ایک خاصے منجھے ہوئے سیاستدان تھے۔ مسکرائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے دفتر میں لے گئے۔ وہاں بیٹھ کر بڑے تحمل اور بردباری کے ساتھ انہوں نے مجھے انٹرویو دیا۔ میں اس وقت بھی سمجھتا تھا اور اب بھی سمجھتا ہوں کہ اگر میں نے اصرار نہ کیا ہوتا تو وہ یقیناً اس وقت انٹرویو دینے کے لئے آمادہ نہ ہوتے۔ لیکن میں نے اصرار کیا اپنی مصروفیات کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں کسی اور وقت کا انتظار کروں۔ وہ میری اس بات کو سمجھ گئے اور مجھے انٹرویو دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ میں نے زیادہ تر تو یہی پوچھا تھا کہ یہ خورد برد کا جو الزام آپ پر لگا ہے اس کو آپ کس طرح اپنی پارٹی کے سامنے بلکہ اپنے سارے ملک کے سامنے واضح کریں گے۔ وہ ہنسے اور کھلکھلا کر ہنسے کہنے لگے میری پارٹی اور میرا ملک اس بات کو سراہے گا۔ میں نے اس روپے میں سے ایک پینی بھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کی۔ لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں کہ روپیہ میری کمزوری نہیں ہے۔ میں نے اس کا ایک ایک پیسہ اپنی پارٹی کی مضبوطی پر خرچ کیا ہے اور میری پارٹی کی مضبوطی اس وقت دراصل غانا کی آزادی کی ضامن ہے۔ لوگ اس بات سے نہایت خوش ہوں گے کہ میں نے روپے کو صحیح جگہ پر استعمال کیا ہے۔ بظاہر تو ان سے اس جواب کی توقع نہیں تھی۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ مجھ سے کہیں گے کہ یہ بات بالکل غلط ہے ہم نے کوئی خورد برد نہیں کی۔ وہ بے شک عدالت میں اس معاملہ کو لے جائیں لیکن ایسا کہنے کی بجائے انہوں نے کہا یہ کہ واقعی ہم نے روپیہ استعمال کیا ہے لیکن ہم نے اپنی آزادی کے لئے صحیح طریق پر اس روپے کو خرچ کیا ہے۔ میں ان کے اعتماد اور یقین سے اتنا متاثر ہوا کہ میں نے کوئی اور سوال کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ وہ اپنی میٹنگ میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے اور میں واپس آگیا۔

اس وقت جو تصویر میرے سامنے ہے وہ ورلڈ یوتھ سیمینری کے اکرہ میں ایک اجلاس کی تصویر ہے اور ڈاکٹر کوامے انکروما تقریر کر رہے ہیں (تصویر میں نے خود لی تھی) جیسا کہ سمجھا جا سکتا ہے اگر نوجوانوں کا اجتماع ہو اور ایک نوجوان منجھا ہوا سیاستدان ان سے باتیں کر رہا ہو تو وہ کیا کہے گا۔ واقعی انہوں نے وہ باتیں کہیں جو ان سے متوقع تھیں۔ تمام دنیا کے نوجوان یہاں مجتمع تھے۔ حتیٰ کہ جیسے میں نے پہلے ایک تصویر کے سلسلے میں ذکر کیا ہے۔ پاکستان سے مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل محترم انعام اللہ خان صاحب بھی اس اجلاس میں موجود تھے۔ انہوں نے زندگی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے مقصدیت کی طرف توجہ دلائی اور اس مقصدیت میں ان کے خیال میں سب سے پہلے انسانی آزادی کا عنصر شامل ہونا چاہئے۔ جو لوگ آزاد زندگی نہیں بسر کر رہے۔ ان کی زندگی دراصل زندگی کہلانے کی حقدار نہیں ہے۔ انہوں نے دنیا بھر کے نوجوانوں سے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ اپنے ذہنوں کو صاف کریں اور اپنے راستوں کو سیدھا بنائیں اور آزادی کی نعمت سے خود بھی متمتع رہیں اور جو لوگ اس سے متمتع نہیں ہیں ان کی ہر ممکن معاونت کریں۔ انہیں غانا کے حالات بتائے اور کہا کہ آزادی کے لئے ہم جو مشکلات جھیل رہے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہمارے کارکنوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ لیکن ہم نے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک اصطلاح استعمال کرنا شروع کی ہے اور وہ ہے "قیدی گریجوایٹ"۔ جو لوگ ہماری پارٹی کے کارکن ہیں اور انہیں سیاست کی وجہ سے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا جائے ہم انہیں گریجوایٹ سمجھتے ہیں اور انہیں یہ خطاب دیتے ہیں کہ وہ قید کے گریجوایٹ ہیں۔ اس سے ان کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور دوسرے کارکن بھی اس یقین کے ساتھ آگے آتے ہیں اور مشکلات میں سے خوش بخوش گزرتے ہیں کہ ملک میں ہماری پذیرائی ہوگی اور ملک ہمارے لئے داد و تحسین کے ڈونگرے برسائے گا۔ ہم ہر اس شخص کی قدر کرتے ہیں جو آزادی کے لئے لڑتا ہے اور مشکلات برداشت کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس بات کی تلقین کرتا ہے۔

جن دوستوں نے ڈاکٹر کوامے انکروما کی کتاب آئی سپیک فار فریڈم I SPEAK FOR FREEDOM پڑھی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ کتنے جوش اور جذبے کے ساتھ تقریر کیا کرتے تھے۔ انہوں نے سارے غانا کو جگا دیا اور اپنے پیچھے لگا لیا۔ ان کے طوفانی دورے ملک کے کونے کونے میں انہیں لے جاتے تھے اور لوگ ان کی تقریریں سننے کے لئے ہمیشہ بے قرار رہتے تھے۔ ان کی ہر بات پر عمل پیرا ہونے کو گویا کہ اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ بعض لوگوں نے ایسا بھی کیا کہ کوامے انکروما کو مذہبی رنگ دینے کے لئے ایسی تصویریں شائع کیں جس میں ایک طرف حضرت عیسٰی علیہ السلام موجود ہوتے تھے اور دوسری طرف سے انکروما اور ان کا کہنا یہ تھا کہ یہ شخص بھی ہمارے لئے مسیحا بن کر آیا ہے۔ ہماری آزادی اس کے ہاتھ میں ہے اور ہماری زندگی آزادی کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ یہ تصویریں خاصی پھیلائی جاتی اور لوگوں تک پہنچائی جاتی تھیں۔ تاکہ لوگوں کو اس بات کا یقین ہو کہ ہمارا یہ سیاسی لیڈر بڑے کام کا انسان ہے۔

مجھے اکثر غانا جانے کا موقعہ ملتا تھا۔ کبھی غانا کی احمدیہ جماعت کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں شرکت کے لئے اور کبھی ان کے جلسوں پر۔ ایک دفعہ اس غرض کے لئے بھی غانا گیا کہ وہاں احمدیہ جماعت نے سالٹ پانڈ میں ایک بہت بڑی بیت الاحمدیہ تعمیر کی تھی۔ اس کے افتتاح کے لئے جو تقریب منعقد کی گئی اس میں شرکت کرنا میری غرض تھی۔ اس موقعہ پر تقریب کی صدارت کے لئے ڈاکٹر کوامے انکروما کو مدعو کیا گیا تھا۔ اگرچہ اس کا افتتاح تو محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کیا تھا لیکن جہاں تک تقریب کا تعلق ہے اس کی صدارت ڈاکٹر کوامے انکروما نے کی تھی۔ میں اس وقت ڈاکٹر کوامے انکروما اور مولانا مبشر صاحب کے درمیان بیٹھا تھا۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت جو ڈاکٹر انکروما نے تقریر کی اس میں مذہبی رواداری پر زور دیا۔

احمدیہ جماعت کی بھی اس سلسلے میں خاص طور پر تعریف کی کہ اس جماعت نے تعلیم پھیلانے کے لئے بہت مفید کام کیا ہے۔ محترم مولانا مبلشر صاحب ڈاکٹر کوامے انکرومہ کے دیرینہ دوست تھے۔

ڈاکٹر موصوف نے اپنی سیاسی مہم کا آغاز سالٹ پانڈ سے ہی کیا تھا بلکہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ سالٹ پانڈ کے احمدیہ مشن کے بالکل سامنے سے انہوں نے اس مہم کا آغاز کیا تھا۔ اور اس کو آگے بڑھاتے بڑھاتے اس حد تک لے گئے کہ وہ غانا کے سب سے پہلے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ان کی زندگی کے آخری دن کسی سازش کی وجہ سے زیادہ خوشگوار نہیں گذرے لیکن کہتے ہیں کہ جب وہ غانا سے باہر چلے گئے تو کچھ عرصہ غور و فکر کے بعد انہوں نے مذہب اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس کے متعلق کوئی ایسا بیان تو نہیں ہے جس کا حوالہ دیا جا سکے لیکن یہ بات عام طور پر مشہور ہو گئی تھی۔

اس تصویر کو دیکھ کر نہ صرف ان سے ملاقاتیں یاد آجاتی ہیں اور ان کے سیاسی کیریئر کی ایک فلم آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔ بلکہ مشرقی اور مغربی افریقہ میں ان کے ہم پلہ سیاستدانوں سے جو ملاقاتیں ہوئی تھیں اور جن پریس کانفرنسوں میں شرکت کی تھی وہ بھی ایک تصویر ہی کے رنگ میں نظروں کے سامنے آجاتی ہیں۔ کینتھ کاؤنڈا اور ڈاکٹر ازیکوے سے سوال کرنے کا مزا آتا تھا۔ اس لئے کہ یہ دونوں اپنے اپنے طریق پر منجھے ہوئے سیاستدان تھے اور نہایت تحمل اور بردباری کے ساتھ جواب دیتے تھے۔ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں تھی کہ کوئی کیا سوال کرتا ہے اور اسے وہ سوال کرنا چاہئے یا نہیں۔ جو سوال بھی کیا جاتا اسے وہ نہایت تحمل اور بردباری کے ساتھ سنتے اور اس کا جواب دیتے سوالوں کے جواب کا ذکر ہو رہا ہے تو ایک اور سوال۔ اگرچہ موقع تو غیر متعلق سا ہے لیکن بات کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ایک اور سوال کا بھی ذکر کر دوں آرنلڈ ٹائن بی بہت بڑے مؤرخ تھے۔ نائیجیریا تشریف لائے تو لیگوس کی میڈیکل یونیورسٹی میں انہوں نے ایک لیکچر دیا۔ جس کا عنوان تھا "مغربی تہذیب عیسائیت کا بہت بڑا کارنامہ" میں بھی اس لیکچر میں شریک تھا۔ میں نے ان سے ایک سوال پوچھا۔ سوال یہ تھا کہ آپ نے ایک طرف تو یہ کہا ہے کہ مغربی تہذیب عیسائیت کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے اور دوسری طرف آپ نے مغربی تہذیب کی متعدد خامیوں کا ذکر کیا ہے۔ کیا آپ اس بات کا اعتراف کریں گے کہ یہ خامیاں عیسائیت کی وجہ سے ان میں در آئی ہیں۔ میرا سوال سن کر اپنے پاس بیٹھے ہوئے اردن کے سفیر کمال شریف صاحب سے انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ شخص احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ جب انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو ان سے کہنے لگے کہ آج رات کے کھانے پر انہیں بھی بلایا جائے۔ چنانچہ لیکچر کے بعد مجھے سفیر صاحب کا پیغام ملا کہ آج آپ ضرور تشریف لائیں میں ان کی رہائش گاہ پر پہنچا تو باہر دو تین دوست کھڑے تھے۔ کہنے لگے ٹائن بی صاحب آپ کا انتظار کر رہے ہیں میں نے کہا میں کوئی تاخیر سے تو نہیں آیا یہی وقت دیا گیا تھا میں وقت پر پہنچ گیا ہوں لیکن بہر حال وہ میرا انتظار کر رہے تھے۔ میں سیدھا ان کے پاس گیا تو انہوں نے احمدیہ جماعت کے متعلق اور افریقہ میں احمدیہ مشنوں کے متعلق چند ایک سوالات کئے جو نہایت خوشگوار فضا میں کئے گئے۔ ان سوالات سے بھی اس بات کا اظہار ہوتا تھا کہ وہ واقعی ایک بہت بڑے مورخ ہیں اور ہر بات کو تاریخ کے آئینے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

کینتھ کریگ امریکہ کے ایک بہت بڑے پادری ہیں اور بہت سی اہم کتابوں کے مصنف۔ ان کے متعلق خاص طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے مذہبی تنقید میں اس صدی میں ایک ایسا رخ اختیار کیا ہے جس کا اس سے پہلے تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ان کی کتابیں جو سراسر عیسائیت ہی کا پراپیگنڈہ ہے۔ دوسرے مصنفین سے مختلف ہیں۔ وہ اسلام کا عیسائیت سے مقابلہ کرتے ہوئے اسلام کی بہت تعریف کرتے ہیں اور تعریف کرنے کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اس کا اگلا قدم عیسائیت ہے یہ بات کہ وہ اسلام کی تعریف کریں۔ انہیں دوسرے پادریوں سے ممتاز کر دیتی ہے۔ لیکن یہ بات کہ اسلام سے اگلا قدم عیسائیت ہے۔ یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ وہ دراصل عیسائیت ہی کا پرچار کرتے ہیں اور اس میں کیا شک ہے کہ ایک عیسائی پادری کا چاہے کسی مذہب کی کتنی بھی تعریف کیوں نہ کرے وہ بنیادی طور پر اپنے ہی مذہب کا پرچار کرے گا۔ کیونکہ اگر وہ کسی دوسرے مذہب کی تعریف اس رنگ میں کرے کہ وہ اسے اپنے مذہب سے بہتر سمجھتا ہے تو وہ یقیناً اپنے مذہب کو چھوڑ کر اس دوسرے مذہب میں داخل ہو جائے گا۔ کریگ "مغربی افریقہ کا دورہ کر رہے تھے انہوں نے نائیجیریا میں ایک میتھوڈسٹ سکول میں اپنے ایک لیکچر کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت ایک وکیل الحاجی جبریل مارٹن نے کی۔ خاکسار بھی اس موقعہ پر موجود تھا۔ انہوں نے یہ بتانے کے لئے کہ وہ بھی اسی طرح وحدانیت کے قائل ہیں جس طرح دنیا بھر کے مسلمان، بلیک بورڈ پر چاک سے ایک دائرہ بنایا اور اس کے دونوں طرف اس طرح ایک ایک لکیر کھینچی کہ وہ اوپر جا کر آپس میں مل جاتی تھیں اس قسم کی لکیر کو جیومیٹری میں ٹینجنٹ (TANGENT) کہتے ہیں اور اس شکل سے انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ دراصل جب وہ تین خداؤں کا ذکر کرتے ہیں تو ان کا مقصد ایک خدا ہی ہوتا ہے۔ جس طرح اس دائرے اور دو لکیروں کی تصویر میں دکھایا گیا ہے کہ یہ دونوں لکیریں دائرے کے ساتھ ٹچ کرتی ہوئی اوپر جا کر مل گئی ہیں۔ یہ نقطہ ہے وحدانیت کا۔ جب وہ اپنی تقریر ختم کر چکے اور سامعین سے سوالات کے لئے کہا گیا۔ تو میں نے ان سے یہ سوال کیا کہ اگر آپ اسی قسم کی وحدانیت کے قائل ہیں جس قسم کی وحدانیت مسلمانوں میں پائی جاتی ہے۔ تو آپ مسلمان ملکوں میں اپنے عیسائی مشن کس لئے کھولتے ہیں آپ وہاں جا کر عیسائیت کی کون سی نئی چیز دینا چاہتے ہیں۔ جب دونوں کا عقیدہ ایک ہی جیسا ہے تو معلوم ہوا کہ ایک دوسرے کو تبلیغ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے غور سے مجھے دیکھا اور کہنے لگے کہ آپ میرا فلسفہ وحدانیت سمجھ نہیں سکے۔ میں نے جو شکل بنا کر دکھائی ہے۔ اس کے ذریعے یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے اگرچہ عناصر تو تین ہی ہیں۔ یعنی خدائی عقیدے کے عناصر تو تین ہی ہیں۔ لیکن وہ تینوں مل کر ایک بن جاتے ہیں۔ گول دائرہ خدا باپ ہے ایک لکیر خدا بیٹا۔ اور دوسری لکیر خدا روح القدس اور یہ تینوں آپس میں اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ اوپر جا کر ایک نقطہ بن جاتا ہے اور یہی نقطہ خدا کی وحدانیت کی علامت ہے۔ جب میں نے ان کے اس جواب کے متعلق ایک اور سوال کرنا چاہا تو صدر مجلس نے کہا مناسب معلوم ہوتا ہے اس بات کو یہیں ختم کر دیا جائے اور صاحب تقریر کو اس مسئلے میں الجھانے کی کوشش نہ کی جائے چنانچہ صاحب صدر کی اسی بات پر اس اجلاس کو ختم کر دیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ بعض بڑے لوگ صرف اپنی بات سنانا چاہتے ہیں اور اپنی بات کے متعلق جب کوئی سوال پیدا ہوتا دیکھتے ہیں تو اس سے کنی کترا جاتے ہیں اور بعض لوگ اس بات سے بھی گریز کرتے ہیں کہ دنیا کو یہ نہ پتہ چلے کہ ہم فلاں شخص سے ملے ہیں۔

ایسا بھی ایک واقعہ اس وقت پیش آیا جب نائیجیریا کے وزیر اعظم سر ابوبکر تفاوا بالیوا نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری ڈاگ ہیمر شولڈ کو ایک بہت بڑا عشائیہ دیا۔ خاکسار بھی وہاں موجود تھا۔ محترم ابوبکر تفاوا بالیوا صاحب سے نہ صرف واقفیت تھی بلکہ دوستانہ تعلقات تھے چنانچہ ان کے ذریعے ہیمر شولڈ سے ملاقات ہوئی اور میں نے سلسلے کا لٹریچر انہیں پیش کیا لیکن چونکہ ایسے مواقع پر وزیر اعظم کے فوٹوگرافر تصاویر لے لیا کرتے ہیں انہوں نے اس ملاقات کے وقت لٹریچر لیتے ہوئے الحاج تفاوا بالیوا سے کہا کہ وہ یہ بات پسند نہیں کریں گے کہ لٹریچر لیتے ہوئے ان کی تصویر اتاری جائے چنانچہ وزیر اعظم صاحب نے اپنے فوٹو گرافر کو ہدایت کر دی کہ جب انہیں لٹریچر پیش کیا جائے تو ان کی تصویر نہ لی جائے تصویر لینے یا نہ لینے سے کیا فرق پڑتا تھا حقیقت کو تو کسی طرح چھپایا نہیں جا سکتا۔ اگر دنیا کو تصویر کے ذریعے یہ پتہ چل جاتا کہ انہوں نے خاکسار سے لٹریچر لیا ہے تو ان پر کون سی آفت ٹوٹ جاتی۔ لیکن بہر حال وہ نہیں چاہتے تھے کہ لٹریچر لیتے وقت ان کی تصویر لی جائے۔ اور ان کی اس خواہش کو پورا کیا گیا۔ افسوس ہے کہ کچھ ہی دیر بعد ہوائی جہاز سے سفر کر رہے تھے تو ایک حادثہ میں موت کا شکار ہو گئے۔

نابینا حضرات متوجہ ہوں

○ مجلس نابینا ربوہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۷ نومبر ۹۱ء بروز جمعرات ربوہ میں ہوگا۔ جملہ ممبران مجلس نابینا ربوہ شریک ہوں۔

جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات سے

فرینڈز فورم سے جنرل مرزا اسلم بیگ کا خطاب

بری فوج کے سابق سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ نے گذشتہ دنوں "فرینڈز" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی اور اس کا افتتاحی اجلاس منعقد کیا۔ اس اجلاس میں انہوں نے جو تقریر کی اس خبر کی روزنامہ "پاکستان" نے درج ذیل سرخیاں لگائی ہیں۔

★ حقدار کو حق نہ ملا تو کالے قانون کا راج ہوگا: اسلم بیگ

★ گذشتہ تین سال میں مجھ سے اچھے کام ہوئے تو کوتاہیاں بھی ہوئیں، میرا کردار اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے لیکن اپنے اعمال کا اب بھی جوابدہ ہوں، دنیا میں بڑی بڑی شخصیات پر الزامات لگے ہیں میں تو ناچیز ہوں۔

★ مجھے احساس ہے کہ آنے والی زندگی میں بھی مجھے اپنا فرض ادا کرنا ہے اس لئے خاموش بیٹھنے اور فقیرانہ زندگی گزارنے کی بجائے "فرینڈز" قائم کیا، خاموش بیٹھ جاتا تو شائد زیادہ دیر زندہ ہی نہ رہتا۔

★ "فرینڈز" کے لئے چار موضوعات کا انتخاب کیا ہے، روس میں کیمونزم ناکام رہا لیکن ساتھ ہی یہ بھی حادثہ ہے کہ پوری اسلامی دنیا بکھر گئی ہے، بھارت اور پاکستان کو عوام کے حقیقی مسائل حل کرنے کیلئے مل بیٹھنا ہوگا: لاہور ڈسٹرکٹ بار سے خطاب۔

— — — — —

جنرل مرزا اسلم بیگ صاحب کی تقریر کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

افواج سے ریٹائرمنٹ کے بعد میں نے خاموش بیٹھ کر فقیرانہ زندگی گزارنے کی بجائے کچھ کرنے کو ترجیح دی کیونکہ اگر میں خاموش بیٹھ جاتا تو ذہنی گھٹن کے باعث شاید میں زیادہ دیر تک زندہ ہی نہ رہ سکتا۔ اپنے قائم ادارے فرینڈز کے مقاصد بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ قطعی غیر سیاسی اور حکومت کے اثرات سے بالاتر ادارہ ہوگا جس کا بنیادی مقصد تحقیقی کام کر کے قوم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینا ہوگا۔ جس کے لئے لیکچر، مباحثے بین الاقوامی سیمینار وغیرہ منعقد کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ادارے کی تحقیق کے لئے چار بنیادی موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں جنگ خلیج کے اثرات اور نیو ورلڈ آرڈر روس کی کمزوری اور اس کے مضمرات پاک ہند تعلقات اور دیرینہ مسائل کا حل اور پاکستان کے اندرونی مسائل کا تجزیہ اور حل شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیو ورلڈ آرڈر کا مطلب جارج بش کے الفاظ میں یہ ہے کہ جو امریکہ چاہے گا کرے گا لیکن ہم کہتے ہیں کہ امریکہ جو چاہے کرے لیکن ہمارے مفادات کو نقصان نہ پہنچائے۔ نیو ورلڈ آرڈر کے اثرات پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہئیے کیونکہ خلیجی جنگ کے باعث دنیا میں نظریاتی تصادم بڑھ گیا ہے۔ خلیجی جنگ کا مقصد مشرقِ وسطیٰ کے تیل کے ذخائر پر اپنا اثر و رسوخ قائم کرنا تھا اور اب یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ یہ مقصد حاصل کر لیا گیا ہے۔ بڑی طاقتوں نے ستر کے عشرے میں عربوں کی طرف سے تیل کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کے بعد ہی اس کی منصوبہ بندی شروع کر دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ روس میں کیمونزم کا شیرازہ بکھر گیا ہے لیکن اس کے ساتھ یہ حادثہ بھی ہوا ہے کہ پوری اسلامی دنیا بھی بکھر گئی ہے۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جنگ خلیج میں مسلمان ممالک خود اپنی ہی تباہی کا تماشہ دیکھتے رہے اور وہ حیران و پریشان ہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ تھوڑے عرصے میں ہزاروں عراقی ہلاک کر دیئے گئے۔ ملک تباہ ہوگیا ہزاروں بچے بھوک سے مر گئے اور مر رہے ہیں لیکن ایک بھی مسلمان ملک اس پر احتجاج نہیں کر سکا آج پوری اسلامی دنیا بے بسی، بے یقینی اور بے اعتمادی کا شکار ہے اور ہمارا سفر کسی منزل کے بغیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس میں تاریخ کا منفرد انقلاب آیا ہے کیونکہ فرانس، چین اور ایران کے انقلابات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ انقلاب جب بھی آتا ہے وہ پرانے نظام کو توڑ دیتا ہے لیکن روس میں اس کی چالیس لاکھ مسلح افواج اب بھی موجود ہیں اور وہی افراد فکری اور نظریاتی اقتدار پر قابض ہیں جو گذشتہ چالیس سال سے ملک چلا رہے ہیں لہٰذا ہم اسے بالکل مختلف انقلاب قرار دے سکتے ہیں۔ روس امریکہ سمجھوتے نے دنیا بھر کو بدل کر رکھ دیا ہے ہمیں ان حالات کا کوئی نتیجہ اخذ کر کے اپنے لئے لائحہ عمل طے کرنا ہوگا۔ پاک بھارت تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم چالیس سال سے باہم دست و گریباں ہیں، کشمیر کے مسئلے پر دو جنگیں ہو چکی ہیں اب بھی سیاچین پر روزانہ توپوں اور بندوقوں سے فائرنگ ہو رہی ہے جس سے سینکڑوں سپاہی مارے جا رہے ہیں۔ ہمیں آپس میں بیٹھ کر سوچنا ہوگا کہ کیا ہم اپنے وسائل کو جنگ کی بجائے بھوک، غربت اور بیماریوں کے خاتمے کے لئے استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ بھارت اور پاکستان کے حقیقی مسائل یہی ہیں ہمیں ان کا حل تلاش کرنا ہوگا۔ اندرونی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہمارے اقتصادی، سماجی، فکری اور سیاسی مسائل حل طلب ہیں۔ ہمارے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ ہم ان میں سے ہر ایک کا حل نکال سکیں لیکن اس کے لئے ہمیں غور و فکر کرنا ہوگا انہی مقاصد کے لئے ہم نے فرینڈز نامی تنظیم قائم کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ تین سال میں مجھ سے اچھے کام بھی ہوئے ہیں اور کوتاہیاں بھی ہوئی ہیں میرا کردار اب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے میں اپنے اعمال کا اب بھی جوابدہ ہوں میں نے جمہوریت کو پروان چڑھنے کا موقع دے کر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ میں نے ملک کے دستور کی حفاظت کی جو قسم کھائی تھی اس کو پورا کیا ہے جو کہ میرا فرض تھا۔ اپنے فرض کی ادائیگی پر ہی آج آپ نے مجھے پھولوں کا حقدار سمجھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس کے دل میں اللہ کا خوف اور بندوں کی محبت ہو وہ برائی کر ہی نہیں سکتا۔ انہوں نے اپنے ادارے فرینڈز کے متعلق بتایا کہ اس کا مرکزی دفتر راولپنڈی میں قائم کر دیا گیا ہے اور عنقریب چاروں صوبائی ہیڈ کوارٹرز میں بھی اس کے دفاتر قائم کئے جائیں گے۔ ہم اہل فکر افراد کو دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ مل کر اس ملک کے مسائل کا حل تلاش کریں۔

(روزنامہ پاکستان لاہور ۱۰۔ اکتوبر ۹۱ء)

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور لگے ہنسی اور تمسخر کرنے۔ وہ حقے کی خاطر سب کچھ بیٹھے سنتے رہے۔ وہ کہتے ہیں اسی وقت میں نے ارادہ کر لیا کہ اب حقہ نہ پیوں گا۔ اس نے مجھے ذلیل کروایا ہے۔ ان کے اندر کچھ ایمان تھا کہ وہ بچ گئے۔ ورنہ کئی شخص یہاں آئے اصلاح کے واسطے مگر حقہ کیلئے اس مجلس میں گئے اور خراب ہو گئے حقے اور تمباکو کی عادت انسان کو نہایت پست ہمت اور دوسرے کا غلام بنا دیتی ہے۔ پٹھان کشمیریوں کو حقیر جانتے ہیں۔ گو ہندوستان میں ان کی ایسی حالت نہیں جیسی کشمیر میں ہے۔ وہاں سے جو لوگ محنت مزدوری کے لئے آتے ہیں عموماً ان کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں۔ میں نے دیکھا ایک پٹھان جس کی نسوار کی ڈبیا کہیں گر گئی تھی وہ نسوار کیلئے بے قرار ہو کر ایک کشمیری سے جو اس کے پاس سے گزرا۔ بڑی لجاجت سے کہنے لگا بھائی کشمیری جی تمہارے پاس نسوار ہے۔ تو عادت انسان کو غلام بنا دیتی ہے اور اس کے حوصلے کو پست کر دیتی ہے۔ میری تو اللہ تعالیٰ نے ایسی طبیعت بنائی ہے۔ کہ کسی چیز کی عادت مجھے پڑتی ہی نہیں۔

حضرت فضل عمر کی ۱۹۲۵ء کی ایک تقریر سے یہ اقتباس لیا گیا۔

ہماری تاریخ

مذکورہ بالا عنوان سے محترم شیخ یوسف علی عرفانی موصوف کا ایک مضمون الفضل میں شائع ہوا ہے۔ جسمیں یہ بتلایا گیا ہے کہ ہمارے سلسلہ میں گالی دینا کس قدر قبیح اور گھناؤنا فعل متصور ہوتا ہے۔ دراصل ابتداء سے ہی ہماری جماعت کے بچوں کی تربیت ہی اس طرح ہوئی ہے کہ بزرگوں نے سختی سے گرفت کرنے کی بجائے بے راہ روی اختیار کرنے والے بچوں کو محبت اور پیار سے سمجھا بجھا کر ان کی غلطی کی طرف ایسے رنگ میں توجہ دلائی ہے کہ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔ مذکورہ واقعہ میں ہی دیکھ لیں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرتا رہے) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معتمد رفیق اور جماعت کے ممتاز اور جید عالم تھے۔ ان کا جماعت میں ایک خاص مقام تھا۔ لیکن ان کا تربیت کرنے کا طریق قابلِ قدر اور قابلِ تقلید تھا۔ اس واقعہ کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہماری جماعت میں گالی دینا بہت ہی معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اور ہمارا معاشرہ منفرد اور صاف ستھرا تھا۔ باہمی لڑائی جھگڑے سے مجتنب رہنا ہمارا قومی شعار ہے۔ پچھلی نسل تو اوصافِ حمیدہ سے متصف ہو کر گذر گئی۔ اب موجودہ نسل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اسلاف کی ممتاز انفرادیت کو قائم رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

محمد سعید عقیل ابن محمد شفیع خالد
ربوہ

عمیر احمد ابن بشارت احمد بھٹی
ربوہ

فاتح احمد ابن محمد شفیق اختر
ربوہ

باسل سعید ابن طارق سعید
لاہور چھاؤنی

مدیحہ محمود بنت محمود احمد
کراچی

بشارت احمد ابن ماسٹر محمد اصغر
گولیکی ضلع گجرات

برہان الدین احمد محمود ابن شریف
احمد چوہدری ۔ کنری سندھ

توصیف احمد ابن لطیف احمد
ربوہ

نعمان احمد ابن عبدالستار
ناصر آباد ضلع میرپور خاص

وقار احمد ابن چوہدری محمد اسلم
حسن پور ضلع خانیوال

بلاول شہزاد ابن مقبول احمد
ربوہ

باسل احمد ابن لیاقت علی
چک ۱۰۰ ضلع فیصل آباد

بینش انعم بنت مبشر احمد ناصر
ربوہ

باسل احمد ابن چوہدری محمد انور چیمہ
ربوہ

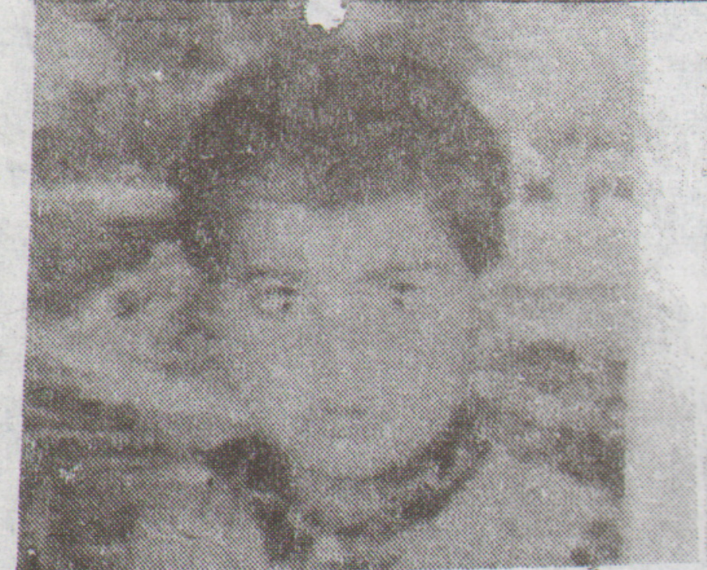
بشارت احمد ابن نذیر احمد
بھکی وآنہ ضلع شیخوپورہ

اسعد محمود ابن محمد اشرف نور
ربوہ

توصیف احمد ابن محمد حنیف
نوکوٹ ۔ سندھ

تفاخر محمود ابن محمد یونس
سدوکی ضلع گجرات

توصیف احمد ابن حفیظ احمد
جہلم

توصیف احمد ابن چوہدری
منیر ذوالفقار ۔ ناصر آباد سندھ

محمد مسعود ابن محمد ارشد
میتھ وڑیاں ضلع سیالکوٹ

محمد فائق بٹ ابن محمد جمیل بٹ
سمبڑیال ۔ ضلع سیالکوٹ

محمد لقمان منیب ابن محمد ادریس قمر
جھنگ صدر

محمد انصر ابن مرزا محمد اکبر
ربوہ

محمد ثاقب ابن محمد انور
لاہور

وقار احمد عتیق ابن مرزا شفیق بیگ
ربوہ

مظفر احمد ابن قاضی حنیف احمد
ربوہ

محمد ذوالقرنین ابن اعجاز احمد بلوچ
ربوہ

محمد آصف جاوید ابن محمد صادق
کنری سندھ

محمد بشارت ابن محمد اشرف باجوہ
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ بھارت نے کشمیر کے مسئلے پر ثالثی کی تجویز مسترد کر دی ہے - بھارتی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم نے دوست ممالک کو بتا دیا ہے کہ بھارت اور پاکستان اپنے مسائل دو طرفہ طریقے سے ہی حل کر سکتے ہیں -

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بتایا ہے کہ کراچی اور حیدر آباد میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں - ہم سے بھی اعلیٰ سطح پر رابطہ کیا گیا ہے لیکن ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں ہم اپنا سیاسی کردار ادا کریں گے حکومت کی گود میں بیٹھ کر ہتھیاروں کی نمائش کرنے والوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں انہوں نے کہا کہ اس آپریشن میں اب ہزاروں افراد مارے جائیں گے انہوں نے سوال کیا کہ ایسے حالات کیوں پیدا کئے گئے؟ دہشت گردوں کو کیوں طاقت فراہم کی گئی؟ انہوں نے بتایا کہ اب بنگلہ دیش جیسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ مجھے سندھ کا وزیر اعلیٰ بننے کا کوئی شوق نہیں میں ملک کو ڈوبتے دیکھ رہا ہوں -

○ حکومت نے ورلڈ بنک کی شرائط تسلیم کر لی ہیں اور اعلان کیا ہے کہ بجلی اور ایندھن کی قیمتیں بڑھانی پڑیں گی - اب ورلڈ بنک ۴۰۰ ملین ڈالر کے قرضے کی بقایا رقم چند ہفتوں میں فراہم کر دے گا - ۲۵۰ ملین کے دو نئے قرضوں کی بھی منظوری دے دی گئی ہے - ان میں سے ۱۵۰ ملین جاپان دے گا -

○ مشترکہ مفادات کی کونسل جس کا اجلاس ۲۰ اکتوبر کو اسلام آباد میں ہونا تھا کوئی وجہ بتائے بغیر ملتوی کر دیا گیا ہے - معلوم ہوا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے مسئلے پر ایک صوبائی حکومت انتہائی دباؤ کا شکار ہے -

○ بلوچستان میں کشیدگی ختم کرنے کے لئے کل جماعتی کانفرنس اسی ہفتے بلائی جائے گی - جب کہ پشتون خواہ ملی عوامی پارٹی کے عبدالرحیم مندوخیل نے کہا ہے کہ کل جماعتی نہیں بلکہ دو فریقی کانفرنس بلائی جائے -

○ سندھ کو ڈاکوؤں سے پاک کرنے کے لئے رینجرز خصوصی فورس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری سمیت دیگر نیم فوجی دستوں نے سندھ فارسٹ ڈکیٹ سٹارم آپریشن کے نام سے کارروائی شروع کر دی ہے اور سندھ کے مختلف علاقوں میں ڈاکوؤں کی کمین گاہوں پر حملے کئے ہیں - کچے علاقوں سے ڈاکوؤں کے فرار کے راستے بند کر دیئے گئے ہیں جنگلات کا محاصرہ کر کے آگ کے بم پھینکے جا رہے ہیں -

○ کراچی میں شرپسندوں نے ایک دکان اور سرکاری گاڑی کو نذر آتش کر دیا - لاہور میں مغل پورہ میں ۱۱ سالہ لڑکے کو سانڈہ میں بنک آفیسر کو قتل کر دیا گیا - پیپلز پارٹی کے لیڈر عبدالقادر شاہین سے ۸۱ ہزار روپے چھین لئے گئے ان کے ساتھی کو سخت زخمی کر دیا گیا - کراچی میں گلشن اقبال کے علاقے عیسیٰ نگری میں رات گئے دو گروہوں کے درمیان تصادم سے کئی افراد زخمی ہو گئے - پولیس نے ۱۸ افراد کو حراست میں لے لیا ہے -

غیر ملکی خبریں

○ دولت مشترکہ سربراہی کانفرنس نے انسانی حقوق کے بارے میں لائحہ عمل طے کرنے کے لئے غیر رسمی مذاکرات شروع کر دیئے ہیں - جنوبی افریقہ پر پابندیوں کے بارے میں بھی غور کیا جائے گا - دولت مشترکہ کے سربراہ وکٹوریہ آبشار بھی دیکھنے گئے - اس موقعہ پر علاقے میں زبردست حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے -

○ امریکہ اور سوویت یونین کی طرف سے میڈرڈ میں ۳۰ اکتوبر کو مشرق وسطیٰ امن کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں اعلان کے بعد عرب ملکوں میں بڑے پیمانے پر صلاح مشورے شروع ہو گئے ہیں - شام نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن قائم کرنے کے لئے مقبوضہ عرب علاقوں سے فوجوں کی واپسی اور فلسطینیوں کے قومی حقوق کی بحالی ضروری ہے -

○ دمشق میں صدر حافظ الاسد نے فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات سے ملاقات کی - اسی طرح سوویت وزیر خارجہ نے بھی صدر حافظ الاسد سے ملاقات کی ہے - صدر اسد نے مقبوضہ عرب علاقوں کی واپسی کے بارے میں بات چیت کی -

○ ترکی میں عام انتخابات ہو رہے ہیں پارلیمنٹ کی ۴۵۰ نشستوں کے لئے ۲۸ کروڑ ووٹر رائے دیں گے -

یومِ تحریکِ جدید

۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک

امسال (۱۹۹۱ء) مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

۱- اس کی تعمیل میں آپ سے درخواست ہے کہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء بروز جمعۃ المبارک یومِ تحریک جدید منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۲- اس موقع پر امراء / صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۳- خطبات جمعہ میں تحریکِ جدید کے مطالبات اور ان کی حکمتِ عملی بیان کی جائے۔

۴- اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضالِ الٰہیہ کا احبابِ جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵- اس دن حسبِ ذیل مطالبات پر خصوصی طور روشنی ڈالی جائے۔

۱- احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)

۲- مطالبہ وقفِ اولاد / وقفِ زندگی: ا- والدین اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

ب:- نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

ج:- رخصتِ موسمی اور رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۳- اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴- جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کریں۔

۵- عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶- راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷- قومی دیانت کا قیام کریں۔ ۸: مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔

امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

مقبول پیپر مارٹ

۲۲، ذوالقرنین چیمبرز گنپت روڈ
لاہور

دفتر فون نمبرز ۲۳۲۳۸۰-۲۳۳۶۹۰
فون گھر ۲۳۳۶۳۰ - ۸۵۸۹۱۱ / ۸۵۸۴۴۱

پروپرائیٹر: ملک عبداللطیف سنکوہی C/۹/۱۰۹ ماڈل ٹاؤن لاہور

سوزوکی برائے فروخت

نہایت عمدہ حالت میں سوزوکی (مع ایئر کنڈیشن اور ہیٹر) برائے فروخت موجود ہے۔

رابطہ ملک محمد اعظم

بیت الفرید: دارالعلوم غربی دلوع فون نمبر ۸۷۴

پتہ